وبالنجم ھم یھتدون

رسالہ النجم لکھنؤ

نا چیز محمد عبد الشکور مدیر "النجم"

نمبر ۲ جلد ۶ - ۲۱ محرم ۱۳۴۰ھ

فہرست مضامین

مطبع عمدۃ المطابع لکھنؤ میں طبع ہو کر شائع ہوا

قواعد رسالہ النجم

(۱) یہ رسالہ ہر ہجری مہینے کی ۱۰ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

(۲) رسالہ کا حجم کم از کم علاوہ اشتہارات و ٹائیٹل کے ۲۴ صفحہ ہوتا ہے اور بوقت ضرورت زائد بھی ہو جاتا ہے

(۳) عام چندہ موافق نقشہ ذیل کے ہوگا۔

سالانہ	ششماہی	سہ ماہی
للعہ	ہجر	ہمر

ممالک غیر سے بقدر زیادتی محصول صرف قیمتین اضافہ جو صاحب صہ رسالانہ چندہ دین وہ معاونین مین شمار ہونگے

(۴) چندہ بہر حال پیشگی لیا جائے گا۔

(۵) رسالہ کا آغاز ماہ محرم سے ہے۔

(۶) جو اصحاب درمیان سال مین خریداری کرینگے اگر نصف سال نہ ہوا ہو گا تو آغاز سال سے اور بعد نصف سال کے جب سے وہ چاہینگے پرچہ کا اجرا ہو گا۔

(۷) نمونہ کا پرچہ ۳ر کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جا سکتا ہے۔

(۸) غیر موصولی پرچہ آیندہ اشاعت سے پہلے طلب کر لینا چاہیے

(۹) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔

مقاصد رسالہ النجم

النجم کا مقصد اصلی مسلمانون مین اتباع شریعت کی روح پھونکنا مخالفین اسلام کے اندرونی حملون کا جواب دینا بالفعل شیعون کے حملے بہت زیادہ ہین اور تمام ہندوستان میں کوئی انکا جواب دینے والا نہین ہے اس لیے النجم نے اس کام کو اپنے ذمہ لیا ہے۔

نوٹ:۔ جو اہل علم النجم کے مذکورہ بالا مقاصد پر کوئی مضمون عنایت فرمائینگے نہایت شکر گزاری کے ساتھ شائع کیا جائے گا۔

اشتہارات کی آمدنی

آج کل اخبارون اور رسالون کو اشتہارات خصوصًا دواؤن کے اشتہارات سے اس قدر آمدنی ہوتی ہے کہ سال بھر کے مصارف صرف اسی آمدنی سے پورے ہو جاتے ہین اور اخبار و رسالہ جس قیمت مین بھی بک جائے وہ نفع ہی نفع ہے اسی سبب سے بعض رسالون کی قیمت بہت ہی کم ہے ان کے مقابلہ مین النجم کی قیمت گران معلوم ہوتی ہے۔ دفتر النجم مین بھی اشتہارات آتے رہتے ہین مگر ایک دینی رسالہ کی شایان شان نہین کہ بیہودہ اور مبالغہ آمیز بلکہ جھوٹے اشتہارات سے آلودہ کیا جائے لہذا اشتہار بھیجنے والے اصحاب سے انکار کر دیا جاتا ہے البتہ اگر کوئی مہذب اشتہار ہو جسمین مبالغہ بالکل نہو اور اسکی سچائی کا یقین ہو جائے تو النجم مین لیا جا سکتا ہے مگر ایسے اشتہارات کہان ہین۔

منیجر "النجم" لکھنؤ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا و مصلیا و مسلما

النجم لکھنؤ (دور جدید) نمبر ۲ جلد ششم

۲۱ - محرم ۱۳۴۷ھ

معروضات خاص

مباحثہ کیریان کی اشاعت کے بعد جو انشاء اللہ آیندہ نمبرین ختم ہوجائیگی تنبیہ الحائرین کی اشاعت مع تکملہ تجویز ہوئی ہے اس لیے کہ اسکی بھی عام ضرورت ہے بہت دنون سے نایاب ہوگئی ہے۔ اسکی کاپیان بھی لکھوائی گئین اور بیکار ہوگئین اب کی مرتبہ اسپر نظر ثانی کرکے کچھ اور اضافہ بھی انشاء اللہ کیا جائے گا۔

ہر قوم اپنے پچھلون کے کارنامون کو زندہ رکھنے کی کوشش کرتی ہے یہانتک دیکھا جاتا ہے کہ آج کل جب کسی قوم کا کوئی بڑا آدمی مرجاتا ہے تو اسکا مجسمہ بنواکر کسی محفوظ مقام مین نصب کیا جاتا ہے۔ اسلام ان چیزون کو تو پسند نہین کرتا کیونکہ یہ ایک شعبہ بت پرستی کا ہے البتہ اپنے سلف صالحین کی ان بہترین خدمات کو جنسے آیندہ نسلون کو فائدہ پہونچے ضرور زندہ رکھنا چاہتا ہے اسی بنا پر حضرت مولنا شیخ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عدیم النظیر کتاب ازالۃ الخفا اور مولنا احتشام الدین صاحب مرحوم کی کتاب نصیحۃ الشیعہ کے مع ترجمہ و شرح چھاپنے کا ارادہ کیا گیا تھا کام بھی شروع ہوگیا تھا مگر دونون ناتمام ہین دینی خدمات سے ہمدردی رکھنے والے ان دونون کتابون کے تکمیل کی کوئی تدبیر تجویز کرین اور جلد سے جلد اپنے مشورہ سے آگاہ فرمائین

نہایت ضروری ہے۔

کہ خریدار النجم بوقت خط و کتابت اپنی قیدک کا نمبر لکھا کرین رجسٹرڈ اسے ۲۷ نمبر قیدک نہین ہے۔

کیا سہیل لکھنؤ نے وہ اعلان شایع کیا

پچھلی اشاعت مین ایک باخبر صاحب علم کا مکتوب گرامی شایع ہوا تھا جسمین انھون نے سہیل کے اُس مضمون کا جواب شروع کیا ہے جو سپید جھوٹ کے عنوان سے موسوم ہے اور اسمین النجم پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ النجم مین فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت کا حوالہ غلط دیا گیا کتاب مذکور مین علامہ بحر العلوم فرنگی محلی نے بربنائے عقیدہ تحریف قرآن شیعون کے کفر کا فتویٰ نہین دیا۔

اس مکتوب مین مولوی صاحب نے سہیل سے ایک اعلان کی درخواست کی ہے اور اس اعلان کے بعد فواتح الرحموت کی وہ عبارت جس کا سہیل نے انکار کیا ہے پیش کرنے کا وعدہ فرمایا ہے قارئین کرام النجم کے گذشتہ نمبر یعنی ۷ - محرم کے پرچہ مین یہ مضمون پڑھکر یاد تازہ کرلین اب مولوی صاحب موصوف نے دریافت کیا ہے کہ کیا سہیل لکھنؤ نے وہ اعلان شایع کیا۔

جواباً گزارش ہے کہ

یقیناً ایسا اعلان سہیل مین ہرگز شایع نہ ہوگا کیونکہ سہیل کے پردہ نشین محقق کو فواتح الرحموت کی وہ عبارت اچھی طرح یاد ہے جس کا حوالہ النجم مین دیا گیا ہے۔ چنانچہ اسکے یاد ہونے کا اشارہ خود انکے اسی مضمون مین موجود ہے اور کیون نہ یاد ہو وہ عبارت امروہہ کے قیامت خیز مناظرہ مین انکے سامنے پیش ہو چکی تھی اور اس عبارت کے پیش ہونے پر بھی وہ اسی درجہ مبہوت ہوئے تھے جیسے اپنے قبلہ مولوی دلدار علی صاحب کی اساس الاصول کی عبارت پر اور اپنے قبلۂ اقبلات قاضی شوستری کی احقاق الحق کی عبارت پر۔

اطلاع ناظرین کیلئے مناظرۂ امروہہ کی تقریر کا وہ جزو جو فواتح الرحموت کی عبارت سے متعلق ہے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

۳ر دسمبر ۱۹۳۰ء کو جب امروہہ کے مناظرہ مین ہزارون آدمیون کے سامنے جنمین غیر مسلم بھی بہت تھے خاص سبط رسول صاحب شیعہ کے مکان مین اس حقیر نے وہ زلزلہ افگن سوال پیش کیا کہ کیا شیعون کا ایمان قرآن شریف پر ہے یا ہو سکتا ہے اور سوال کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کے متعلق مذہب شیعہ کا سارا اندوختہ پیش کر دیا گیا کہ ان وجوہ سے شیعون کا ایمان قرآن شریف پر

نہین ہے اور نہ ہوسکتا ہے تو اسکے بعد حسب ذیل گفتگو ہوئی۔

مولوی سبط حسن - آپ کے سوال کا جواب دینے سے پہلے مین یہ پوچھنا چاہتا ہون کہ آپ ہم لوگون کو مسلمان سمجھتے ہین یا کافر۔

ناچیز مدیر النجم - یہ سوال بالکل غیر متعلق ہے۔

مولوی سبط حسن جبتک آپ میرے اس سوال کا جواب نہ دینگے مین اپنی جوابی تقریر شروع نہ کرون گا۔

مدیر النجم - آپ بحث بدلنے کی تدبیر کر رہے ہین۔ اچھا سنئیے میری تہذیب گوارا نہین کرتی کہ مین اپنے مخاطب کو بے ضرورت کافر کہون۔ مین نے آپ کا مذہب آپکے سامنے پیش کر دیا۔ آپ کا مذہب آپ کو جو کچھ قرار دے آپ وہی ہین۔

مولوی سبط حسن صاف صاف بتائیے کہ ہملوگ آپ کی تحقیق مین کافر ہین کہ مسلمان۔

مدیر النجم - آپ کیون اس قدر مجھے مجبور کرتے ہین اچھا مین اب اس سے زیادہ کچھ نہ کہونگا کہ قرآن مجید کے ایک حرف مین بھی جو شخص شک کرے وہ کافر ہے کافر ہے کافر ہے۔

مولوی سبط حسن اب معلوم ہوگیا کہ آپ ہم لوگون کو کافر جانتے ہین۔ ابتک مین جانتا تھا کہ یہ مناظرہ بین المسلم و المسلم ہے لیکن اب معلوم ہوا کہ بین المسلم و الکافر ہے۔ اچھا یہ تو فرمائیے آپ تو ہم کو کافر کہتے ہین لیکن آپکے علامہ شارح مواقف ہمین مسلمان کہہ رہے ہین یہ کہکر شرح مواقف مین وہ مقام نکال کر عبارت پڑھنا شروع کی کہ الفرقۃ الثانیۃ الشیعہ یعنی اسلامی فرقون مین دوسرا فرقہ شیعہ ہے۔

مدیر النجم مین نے تو پہلے ہی عرض کر دیا تھا کہ آپ بحث بدلنے کی فکر مین ہین۔ بہت اچھا۔ شارح مواقف یا جس کسی نے آپ لوگون کو مسلمانون مین شمار کیا اسکی وجہ یہ ہے کہ آپ لوگ چونکہ ہمیشہ بیحد کوشش اپنے اصلی مذہب کے چھپانے کی کرتے رہے اس لیے آپ کے مذہب سے واقفیت نہ ہوئی یا محض کلمہ گوئی کیوجہ سے اسلامی فرقون مین شمار ہوا۔

مولوی سبط حسن مولنٰنا اسلم جیراجپوری نے بھی اپنی اس کتاب مین ہمکو مسلمان لکھا ہے

مدیر النجم - مولنٰنا اسلم جیراجپوری کون بزرگ ہین۔

مولوی سبط حسن ہم نہین جانتے گر آپکے مذہب کے کوئی عالم ہین اور انکی یہ کتاب ۱۹۱۱ء مین علی گڑھ مین چھپی ہے۔

مدیر النجم۔ مین اپنے فاضل مخاطب کو دوستانہ مشورہ دیتا ہون کہ وہ بجاے اسکے گورنمنٹ برطانیہ کا رجسٹر مردم شماری پیش کردین کہ اتنی بڑی گورنمنٹ نے شیعون کو مسلمانون مین شمار کیا ہے اور ہندوستان کے ہر ہر ضلع کے رجسٹر کو ایک ایک دلیل بنائین تو بہت سے دلائل ان کے مسلمان ہونیکے ہو جائینگے۔ لیکن پھر بھی اس بات کا کیا جواب ہوگا کہ ہم تو آپ آپکے مذہب اور اصول مذہب کی روسے الزام قائم کرتے ہین اور آپ اسکو دفع کرتے ہین دوسرے لوگونکے اقوال سے

مولوی سبط حسن اچھا آپ تو ہمکو بربناے عقیدۂ تحریف قرآن کافر کہتے ہین لیکن کیا آپ دکھا سکتے ہین کہ آپکے کسی اور سابق عالم نے بھی اس عقیدہ کی بنا پر ہمکو کافر قرار دیا۔

مدیر النجم بحث آپنے اپنی حسن تدبیر سے بدل دیا یہان بحث شیعون کے کافر ہونے نہونے کی نہین ہے بلکہ یہ بحث ہے کہ آیا شیعونکا ایمان قرآن شریف پر ہو سکتا ہے کہ نہین۔ ہان قرآن شریف پر ایمان نہونیسے یہ نتیجہ ضرور نکل آئیگا کہ آپ مسلمان ہین یا نہین تو وہ نتیجہ ایسا بدیہی ہے کہ اس کیلئے کسی عالم کا قول پیش کرنا اور اسکو کسی دلیل کا محتاج سمجھنا سخت توہین قرآن مجید کی ہے۔ کیا قرآن مجید پر ایمان نہونے کو کفر کہنا بھی کسی مسلمان کے نزدیک دلیل کا محتاج ہو سکتا ہے۔

مولوی سبط حسن آپ کو کسی اپنے عالم کا قول عقیدۂ تحریف قرآن کے کفر ہونیکے متعلق مل ہی نہین سکتا ورنہ آپ پیش کر دیتے یہ صرف آپ کی اختراعی بات ہے اسی وجہ سے آجتک ہمارے علما مین سے کسی نے آپ کو لائق خطاب نہین سمجھا اور آپ سے مباحثہ ومناظرہ کرنا منظور نہین کیا۔

مدیر النجم آپنے بحث بدلنے مین بخیال خود کامیابی حاصل کر لی مگر انشاءاللہ تعالی آپکو عنقریب اس بحث کیطرف آنا پڑیگا۔ علماے سابقین مین سے اگر کسی کا قول عقیدۂ تحریف کے کفر ہونیکے متعلق نہ مل سکتا تو کچھ عجب تھا کیونکہ کسی کو خیال بھی نہو سکتا تھا کہ دنیا مین کوئی صحیح الدماغ شخص تحریف قرآن کا قائل ہو سکتا ہے خصوصًا اپنے کو مسلمان کہنے کے بعد کہ اسکے احکام

ؔ اس خلاف تہذیب لفظ پر کچھ برہمی اہلسنت مین پیدا ہو گئی مگر الحمدللہ کہ حسن تدبیر سے فرو کر دی گئی ۱۲

بیان کئے جاتے مگر خدا بھلا کرے علمای شیعہ کا کہ انکی بدولت ہمکو یہ قول مل گیا اور بہت آسانی سے مل گیا یعنی ملک العلما علامہ بحر العلوم فرنگی محلی اپنی کتاب فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت مین فرماتے ہین (اسکے بعد پوری عبارت انکی سنائی گئی)

ہان یہ سچ ہے کہ علماے شیعہ نے مجھے لائق خطاب نہین سمجھا اور انکو یہی چاہیے بھی کیونکہ میری مخاطبت کے بعد جو عالم بھی ہو طالب العلم بنا دیا جاتا ہے۔ آپ کے قبلہ مولوی ناصر حسین مجتہد بحکم گورنمنٹ میرے مخاطب بنے اور اب آپ بحکم شیعیان اور وجہ میرے مخاطب بننے پر مجبور ہوے دیکھنا ہے کہ آپ دونون کا حشر کیا ہوتا ہے۔

مولوی سبط حسن علامہ بحر العلوم نے کفر کا فتوی عقیدۂ تحریف کی بنا پر نہین دیا بلکہ صحابہ جامعین قرآن کو قصور وار قرار دینے کی بنا پر دیا ہے دیکھیے جو عبارت آپنے فواتح الرحموت کی پڑھی ہے اسمین بتقصیر من الصحابۃ کی لفظ موجود ہے۔

مدیر النجم ہمارے فاضل مخاطب اپنی ضمیر کے خلاف اپنے علم کے خلاف فواتح الرحموت کا مطلب بیان کرکے بیکار طول دے رہے ہین تاکہ اصلی بحث سے ان کو رہائی مل جائے۔ علامہ بحر العلوم نے کفر کا فتوی تحریف کے عقیدہ کی بنا پر دیا ہے نہ صحابہ جامعین قرآن کو قصور وار کہنے پر۔ اولاً اسی شرح مسلم الثبوت مین حضرت صدیق کی خلافت کے منکرون کو کافر نہین کہا بعد اس تصریح کے کہ بیشک انکی خلافت کے حق ہونے پر تمام صحابہ کا اجماع تھا اور حضرت صدیق کی خلافت کے انکار سے تمام صحابہ کا تخطیہ لازم آتا ہے۔ پس جو شخص حضرت صدیق کو اور انکے ہاتھ پر بیعت کرنے والی اور انکو خلیفہ برحق سمجھنے والی جماعت کو جو تمام صحابہ کو شامل ہے قصور وار ٹھہرانے کو کفر نہ قرار دے وہ صحابہ جامعین قرآن کو جنکی تعداد بہت تھوڑی ہے قصور وار ٹھہرانا کس طرح کفر لکھ سکتا ہے۔

ثانیاً اسی عبارت مین انکار ضروریات دین کو کفر لکھا ہے اور انکار ضروریات دین کی مثال مین حقیت قرآن کو ذکر فرمایا ہے نہ صحابہ کے تقدس کو۔ ثالثاً تقصیر صحابہ کی قید علامہ نے محض اس لئے لگائی ہے کہ قرآن کے کم ہو جانے کی دو صورتین ہین اول نسخ دوم تحریف۔ تقصیر صحابہ کی قید سے نقصان نسخی کا اخراج مقصود ہے کیونکہ کفر نقصان تحریفی کا عقیدہ ہے نہ نقصان نسخی کا اور ظاہر ہے کہ نقصان تحریفی بغیر تقصیر صحابہ کے ہو نہین سکتا۔ رابعاً اسی شرح کے دوسرے مقام مین عقیدہ

تحریف کو قرآن کے خلاف قرار دیا ہے نہ صحابہ کے قصور وار ٹھہرانے کو - دیکھیے بحر العلوم شرح مسلم الثبوت ص ۲۶ و ص ۲۷ مین جہان نسخ تلاوت و حکم کی بحث ہے خمس رضعات والی روایت کے متعلق فرماتے ہین

ولو قیل انہ کان قرانا لکن القوم ترکوہ لکان ھذا قول شیاطین الروافض انہ ذھب من القران شی کثیر وکیف یصح ھذا وقد قال اللہ تعالیٰ وانا لہ لحافظون وان علینا جمعہ وقرانہ	اور اگر کہا جائے کہ خمس رضعات والی آیت قرآن تھی لیکن لوگون نے اسکو نہ لکھا تو یقیناً شیاطین روافض کا قول ہوگا کہ قرآن کا بہت سا حصہ جاتا رہا اور یہ بات کیونکر درست ہو سکتی ہے جبکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ہم قرآن کے محافظ ہین اور یہ کہ ہمارے ذمہ ہے اسکا جمع کرانا اور اسکے درس کا جاری رکھنا.

پس جو عبارت اس اہتمام کے ساتھ پیش ہوئی ہو بھلا وہ فراموش کیسے ہو سکتی ہے مگر اصل بات یہ ہے کہ علماے شیعہ جھوٹ بولنے مین اور جھٹلانے مین بڑے مشاق ہوتے ہین -

ڈیرہ غازی خان کا ایک خاص مطبوعہ اعلان

سنیون کی صداقت اور شیعون کی ندامت

شیعون مین حافظ قرآن مجید نہین ہوتا

اہل شیعہ کا یہ دعویٰ ہے کہ شہداء کربلا کے شہید کرنے والے اٹھارہ ہزار حافظ اہل سنت و الجماعت کے تھے حالانکہ تجربہ سے اسکے خلاف ثابت ہوا ہے اگر شہید کرنے والے سنی حافظ ہوتے تو بسبب قہر الٰہی کے ایسی نعمت عظمیٰ سے محروم رہتے . اور اہل سنت والجماعت کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ اٹھارہ ہزار قاتل سید الشہداء شیعہ ہی تھے اور اسی ناشائستہ حرکت کیوجہ سے جناب باری تعالیٰ نے اہل شیعہ کو قرآن مجید کے حفظ کرنے سے محروم کر دیا ہے اور کئی بار سنیون کیطرف سے اہل شیعہ کو کہا گیا کہ اگر آپ اپنے مذہب کو حق جانتے ہین تو اپنے مذہب کی صداقت کیلئے ایک حافظ قرآن شریف لا کر تو دکھائین جو ہمارے سامنے ذرا پڑھکر تو دکھائے مگر آجتک شیعہ صاحبان کوئی حافظ شیعہ نہ لا سکے اور نہ لا سکتے ہین چنانچہ مورخہ یکم جولائی ۱۹۲۸ء بروز اتوار دو شیعہ صاحبان میان برخوردار صاحب زائر اور میان بخش صاحب (مجتہد) ساکن ڈیرہ غازی خان بر دوکان حافظ حبیب اللہ صاحب تشریف لائے

ایک قرآن شریف مترجم اور ایک تفسیر مذہب شیعہ کی حافظ صاحب موصوف نے پیش کرکے آیت یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک کی آیت سے خلافت بلا فصل حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی ثابت کرنی چاہیئے مگر ناکام رہے جب آیت مذکورہ سے خلافت بلا فصل ثابت نہ کرسکے تو پھر اثنار گفتگو مین اہل شیعہ نے دعویٰ کیا کہ آپ سنی لوگ تو کہتے ہین کہ شیعون مین حافظ قرآن مجید نہین ہوتا حالانکہ بہترے حافظ ڈیرہ غازی خان مین بھی موجود ہین۔ اور اب بھی کہین تو ہم پیش کرنے کیلئے تیار ہین تو اسپر حافظ حبیب اللہ حافظ اللہ بخش صاحبان نے کہا کہ اگر آپ کا شیعہ حافظ ڈیروی ہمارے سامنے جس جگہ سے ہم چاہین قرآن شریف صحیح صحیح پڑھکر سنا دے تو ہم مبلغ یکصد روپیہ بطور انعام دینے کو تیار ہین ورنہ آپ کو سو روپیہ بطور جرمانہ دینا پڑیگا اسپر شیعہ صاحبان مذکور بڑے جوش و خروش مین آکر اپنے حافظ پیش کرنے پر مستعدی ظاہر کی اور قرآن شریف پر ہاتھ رکھکر حلفاً اپنا حافظ پیش کرنیکا وعدہ کیا اور مبلغ دس روپیہ جزیہ رکھا گیا بعد تحریر اقرار نامہ حافظ حبیب اللہ و حافظ اللہ بخش صاحبان نے اسی وقت مبلغ دس روپیہ بحوالہ لالہ نرائندا س صاحب سیمات فروش مقررہ فریقین کردیئے اور شیعہ صاحبان نے بعوض دس روپیہ قرآن مجید اور تفسیر مذکور بطور گروی حافظ حبیب اللہ صاحب کے پاس رکھکر وعدہ کیا کہ پندرہ منٹ کے اندر اندر مبلغ دس روپیہ لاکر داخل کردیتے ہین پندرہ منٹ کے بجائے تین گھنٹہ کے بعد واپس تشریف لائے مگر بہت پچھتائے ہوئے۔ مشتے کہ بعد جنگ یاد آید۔ برکلۂ خود باید زد اور اپنے حافظ پیش کرنے سے مایوس ہوکر انکار کردیا آخر الحیل بڑی کوشش کے بعد شیعہ صاحبان مذکور نے پہلے مبلغ آٹھ روپیہ اور پھر مبلغ دو روپیہ بمشکل سے مبلغ دس روپیہ پورے کردیئے اسکے بعد اہل سنت و الجماعت نے باصرار فریق ثانی اجازت حاصل کرلی اور اسکا پورا انتظام کرلیا لیکن اہل شیعہ نے آخری وقت مین افسران بالا کی خدمت مین جاکر قرأت کلام اللہ بند کرادی بچھائیو؟ ذرا خدا لگتی کہنا کہ قرأت کلام اللہ کا بند کرانا اور ایسے اجر جزیل سے محروم ہونا شیعہ مذہب ہی مین روا ہوگا تلاوت قرآن مجید از جلالی بروز جمعہ بوقت چار بجے سے پانچ بجے تک بمقام کمپنی باغ مقرر ہوئی تاریخ اور وقت مقررہ پر حافظ صاحبان اہل سنت و الجماعت مع عوام الناس سیکڑونکی تعداد مین جمع ہوئے۔ مگر شیعہ